سوال

(08) قادیانی کا نماز جنازہ پڑھنے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

محلہ جوہر ٹاؤن میں ایک قادیانی عورت انتقال کر گئی ۔ محلہ کے کچھ مسلمانوں نے اس کی نماز جنازہ میں شرکت کی ، بعد میں کسی قریبی عالم دین سے انہوں نے فتویٰ پوچھا تو انہوں نے فرمایا : وہ شرکاءاپنے نکاح کی تجدید کروائیں ۔

(1) کیا واقعی ان کو اسلام میں دوبارہ داخلہ کے لئے تجدید ایمان کرنا ضروری ہے ؟

(2) کیا نکاح کی تجدید ضروری ہے ؟

(3) یا قلبی توبہ استغفار سے کفارہ نہیں ہوسکے گا ۔

برائے کرم ہماری کتاب وسنت کی روشنی میں راہنمائی فرما کر ممنون ہوں تاکہ ہمارا دین ایمان بچ جائے ۔ جزاکم اللہ خیرا!

سوال : نمبر 1 : اگر کسی مسلمان نے کسی مرزائی کی شادی میں شرکت کی اور گواہ بن گیا تو اس کے بارہ میں کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ... ٤٠ ... سورة الأحزاب

مشہور ومعروف اور زبان دار عوام صحیح حدیث لا نبی بعدی کے مطابق قادیانی لاہوری اور ربوی مرزائی تینوں گروہ دائرہ اسلام سے خارج اور ان کے کفر پر امت کا اتفاق ہے ۔ اور یہ بھی متفق علیہ امر ہے کہ کسی کافر کو مسلمان سمجھنے والا شخص کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے ، لہذا جن لوگوں نے اس قادیانی عورت کو مسلمان سمجھ کر اس کی نام نہاد نماز جنازہ میں شرکت کی ہے اور دعائے استغفار پڑھی ہے ، وہ بلا شبہ دائرہ اسلام سے خارج ہو کر شرعا کافر ہوگئے ہیں یعنی وہ مرتد ہیں اور ان کی بیویاں ان کے حبالہ عقد سے آزاد ہو چکی ہیں ، جب تک وہ خالص توبہ کر کے دوبارہ مسلمان نہ ہوں اور تجدید نکاح نہ کریں ان کی بیویاں ان پر حرام رہیں گی ۔ اگر ان لوگوں نے اپنی جہالت بے علمی یا اس عورت کو مسلمان سمجھ کر نہیں بلکہ کافر سمجھ کر اور پڑوسی اور محلہ دار جان کر نماز جنازہ پڑھا ہے تو پھر کافر تو نہیں ہوئے اور نہ اس صورت میں تجدید نکاح کی ضرورت ہے ، تاہم وہ فاسق ، فاجر ، مداہن اور بہت بڑے

گناہ اور سنگین قباحت کے مرتکب ہوئے ہیں۔ لہذا ضروری ہے کہ وہ صمیم قلب اور سوداء فواد سے توبہ نصوح کریں اور اعتراف جرم کے ساتھ بصد الحاح و تضرع اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے معافی مانگیں اور آئندہ کسی بھی غیر مسلم کی آخری رسومات میں شرکت نہ کرنے کا عہد کریں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلا تُصَلِّ عَلىٰ أَحَدٍ مِنهُم ماتَ أَبَدًا وَلا تَقُم عَلىٰ قَبرِهِ إِنَّهُم كَفَروا بِاللَّهِ وَرَسولِهِ وَماتوا وَهُم فـٰسِقونَ ٨٤ ... سورة التوبة

''ان کافروں منافقوں میں سے کوئی مرجائے تو اس کے جنازہ کی ہرگز نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔ کیونکہ یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے منکر ہوگئے اور مرتے دم تک بدکار بے اطاعت رہے۔''

ما كانَ لِلنَّبِىِّ وَالَّذينَ ءامَنوا أَن يَستَغفِروا لِلمُشرِكينَ وَلَو كانوا أُولى قُربىٰ مِن بَعدِ ما تَبَيَّنَ لَهُم أَنَّهُم أَصحـٰبُ الجَحيمِ ١١٣ ... سورة التوبة

''نبی کو اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کے مشرکین کے لئے مغفرت کی دعا مانگیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ اس امر کے ظاہر ہوجانے کے بعد کہ یہ لوگ دوزخی ہیں۔''

بنا بریں سر عام علی رؤس الاشہاد ان لوگوں پر توبہ کرنی از حد ضروری اور ناگزیر ہے ورنہ انجام بخیر نہ ہوگا۔ اگرچہ آپ کے دریافت فرمودہ سوالوں کا یکجائی جواب ہوچکا ہے تاہم فردا فردا بھی پڑھ لیجئے۔

(1) اگر ان لوگوں نے اس قادیانی عورت کو دل سے کافرہ سمجھ کر اور دائرہ اسلام سے خارج جان کر اس کے جنازہ میں شرکت کی ہے تو اس صورت میں تجدید ایمان کی ضرورت نہیں، البتہ خاص توبہ برسر میدان ضروری ہے اور اگر اس قادیانی عورت کو مسلمان سمجھ کر اس کی نماز جنازہ پڑھی ہے تو پھر تجدید ایمان کے بغیر کوئی چارہ نہیں، کیونکہ کافرہ عورت کو مسلمان عورت سمجھنا بلا ریب کفر ہے۔

(2) اگر جنازہ پڑھنے والوں نے اس عورت کو کافر سمجھتے ہوئے نماز جنازہ پڑھی ہے تو پھر تجدید نکاح کی ضرورت نہیں اور بصورت دیگر ان کے نکاح ٹوٹ چکے ہیں، لہذا تجدید ایمان کے ساتھ ساتھ نکاح تجدید بھی ازنس ضروری ہے ورنہ محض حرام کاری کا ارتکاب ہوگا۔

(3) بلا شبہ قلبی توبہ اور استغفار کافی ہے۔ بشرطیکہ جنازہ پڑھنے والوں کے اعتقاد میں وہ عورت کافرہ تھی۔

ہذا ما عندی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب الیہ المرجع والماب فی یوم الحساب-

جواب نمبر 2: کسی مرزائی کو مسلمان سمجھ کر اس کی شادی میں شرکت کرنا کفر صریح ہے اور ایسے مسلمان کے لئے تجدید ایمان اور تجدید نکاح کے بغیر کوئی چارہ نہیں وعنہ کافر اور مرتد مرے گا، اور اگر کسی مرزائی کو کافر سمجھ کر اس کی شادی میں شریک ہوا تو

تَعاوَنوا عَلَى الإِثمِ وَالعُدوٰنِ کا مرتکب ہے، بنا بریں برسر میدان قلبی توبہ اور استغفار فرض ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص122